واسی لیفسکایا

# چیتے کا بھانجا

ملنسار خاندان کی کہانیاں

# چیتے کا بھانجا

ایک عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک دھاری‌دار بلے کی نظر چیتے کی تصویر پر پڑی۔ ”ارے، دیکھو تو سہی“ اسے تعجب ہوا۔ ”ہم دونوں تو ہمشکل ہیں! اس کے دونوں کان کھڑے ہیں۔ میرے بھی۔ اس کی مونچھیں دونوں طرف تنی ہوئی ہیں۔ میری بھی۔ وہ دھاری‌دار ہے۔ اور میں بھی دھاری‌دار!“ بلے نے تصویر کو پنجے سے الٹ پلٹ کر کبھی اس پہلو سے تو کبھی اس پہلو سے بڑے غور سے دیکھا اور فیصلے کے لئے سوچا: ”اچھا، اگر میں سچ مچ میں چیتا نہیں ہوں، تو کم سے کم چیتے کا بھانجا تو ضرور ہوں ہی!“

اس کے بعد سے [illegible] اپنے اوپر بڑا گھمنڈ ہوگیا ۔ دیکھو تو بھلا ! اتنی ساری بلیوں کو [illegible] رہتی ہیں : پہلی منزل پر — سلیٹی بلی ، دوسری پر — سفید ، تیسری منزل پر — کالی بلی اپنے کالے بچے سمیت ، چوتھی منزل پر — سنہرا بلا ، یہ سب بالکل عام بلیوں کی طرح ہیں جیسی کہ سب ہوتی تھیں ، ان کا اس سے کیا مقابلہ ، دھاری دار بلا — چیتے کا بھانجا !

شام کو بلیاں چھت پر جمع ہو جاتیں اور لگتیں ادھر ادھر کی باتیں کرنے۔ ہر کوئی اپنا اپنا دکھڑا روتا۔ سفید بلی کو یاد آیا کہ ابھی کچھ ہی دن پہلے اس نے کس قدر میٹھا دودھ پیا تھا، اس کی بات بیچ ہی میں کاٹ دی دھاری دار نے۔ سنہرے شکاری بلے کا دل بھی چاہتا تھا اپنی جانباز سہموں کے بارے میں کچھ کہنے کو۔ اس کو بھی دھاری‌دار نے ٹوک دیا۔ وہ کسی کو بھی ایک لفظ بولنے کا موقع نہیں دے رہا تھا، صرف اپنی ہی رٹ لگائے تھا: "میرے ماموں چیتے! .. ہم اپنے چیتے ماموں کے ساتھ! .. ہم تو صرف ملائی ہی کھاتے ہیں! ہم صرف بھاری بھرکم درندوں کا ہی شکار کرتے ہیں! ہم ان کے ساتھ ..."

لیکن وہ کالا بلی کا بچہ، جو اپنی ماں کے ساتھ تیسری منزل پر رہتا تھا، اپنے ہر چیز کی جانکاری کے شوق کو ضبط نہ کر سکا، حالانکہ وہ ڈر کے مارے تھر تھر کانپتا تھا دھاری‌دار بلاؤ کے سامنے، پوچھا:

"اور وہ دیکھنے میں کیسا لگتا ہے، تمھارا ماموں چیتا؟"

"آں! .." اکڑکر دھاری‌دار نے جواب دیا۔ "میرے ماموں چیتے سب سے بڑے ہیں، سب سے شاندار، سارے درندوں میں پھرتیلے ہیں!"

اس سے کالے ننھے بلی کے بچے کی همت بندھی اور اس نے ایک اور سوال کر ڈالا :
'' لیکن وہ رھتے کہاں هیں ؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ هماری ان سے ملاقات هو جائے ؟ ''
'' کیوں نہیں ؟ ممکن هے ، بالکل ، لیکن ... '' دھاری دار شش و پنج میں پڑ گیا ۔ بات یہ تھی کہ وہ خود هی نہیں جانتا تھا کہ چیتا رھتا کہاں هے کیونکہ اس نے چیتے کو صرف تصویر میں هی تو دیکھا تھا ۔
کالے بلی کے بچے نے کھود کھود کر پوچھا :
'' هاں تو پھر وہ رھتا کہاں هے ، تمھارا ماموں چیتا ؟ ''
بڑی مشکل میں پھنس گیا هوتا دھاری دار اگر سنہرے بلے نے اس کی کوئی مدد نہ کی هوتی ۔ وہ تو اصلی شکاری تھا اور وہ آس پاس کے سارے گلی کوچے اچھی طرح جانتا تھا ۔
'' میں جانتا هوں ! '' چیخ کر اس نے کہا ۔ '' چیتا چڑیا گھر میں رھتا هے ۔ وهاں هر قسم کے بہت سارے درندے رهتے هیں ، چھوٹے بڑے ، خاص کر گوریاں تو بہت هی زیادہ هیں ۔ میں بہت دنوں سے ادھر شکار پر جانے کا منصوبہ بنا رها هوں ۔ ''
'' هاں هاں ، میرے ماموں چڑیا گھر میں هی تو رهتے هیں ۔ یہی تو میں کہنا چاهتا تھا '' دھاری دار نے کہا ۔ '' بس هر وقت میری بات بیچ میں کاٹ دی جاتی هے ۔ ''

"چلو چڑیا گھر چلیں!"، سنہرے بلے نے تجویز پیش کر دی۔ "چیتے ماموں کو دیکھ بھی لیں گے، اور ساتھ ہی ساتھ میں شکار بھی کر لوں گا، ایک پنتھ دو کاج!"

دوسرے دن صبح سویرے ساری بلے بلیاں سفر پر چلدئے۔ تین چھتیں پار کیں، دو عمارتوں کو پیچھے چھوڑا، تب کہیں جاکر ایک دراڑ سے سب چڑیا گھر کے اندر پہنچے۔

"اب تم پہلے چلو"، سنہرے بلے نے دھاری دار بلاؤ سے کہا۔ "اپنے ماموں کو خود ہی ڈھونڈو کیونکہ تم ہم لوگوں سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ ہیں کیسے۔"

"اور لو!"، دھاری دار نے جواب دیا۔ "وہ درندوں میں سب سے بڑے، سب سے خوبصورت۔ سب سے پھرتیلے ہیں! چلئے!"

بلے بلیاں چیتے کو ڈھونڈنے نکل پڑے۔ سب کے آگے چیتے کا بھانجا قدم بڑھائے چلا، اس کے پیچھے کالی بلی اپنے چھوٹے بچے کے ساتھ چلدی۔ اس کے پیچھے سلیٹی، سلیٹی کے پیچھے سفید اور سنہرا بلا تو سب سے پچھڑ جاتا۔ وہ چڑیوں چڈوں کے پیچھے دوڑ پڑتا۔

"رکنا! دیکھنا!"، اچانک کالی بلی کا بچہ چلا پڑا۔ "وہ دیکھو وہاں کون پانی سے باہر نکل رہا ہے؟ افو! کتنا موٹا! زندگی کاٹ تو رہا ہے زمین پر مگر اس پر چلنا دوبھر ہے! یہ! شاید ہیں تمھارے ماموں چیتے؟"

"یہ چربی کا ڈھیر؟"، دھاری دار نے ناراض ہو کر کہا۔ "ارے، تم بھی کیا ہو! کیا تمھیں دکھائی نہیں دیتا — اس کی کھال چکنی ہے اور ہم، چیتے، پوری طور پر دھاریوں سے بھرے ہوئے ہیں! چلو بڑھو آگے!"

بلیاں آگے بڑھیں۔ اچانک سنہرا بلا ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا۔

"دیکھئے ادھر"، بولا "وہاں پیڑوں کے قریب وہ کوئی درندہ دکھائی پڑ رہا ہے۔"

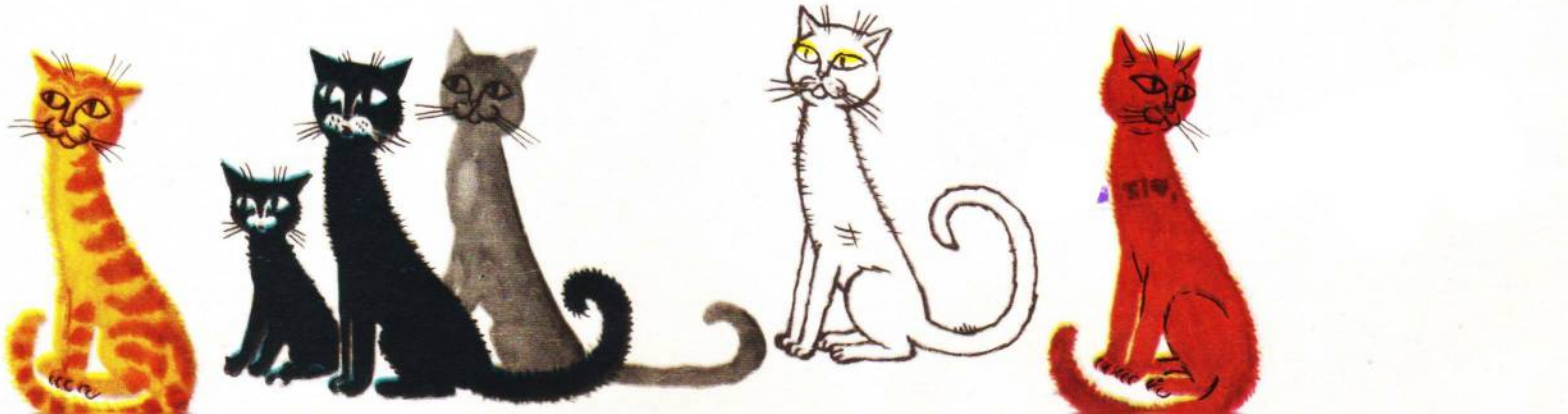

بلیوں نے ادھر نظر ڈالی ۔ انھوں نے چار ٹانگیں دیکھیں ، اونچی ، پتلی اور دم آخر میں برش کی طرح کالے بالوں والی تھی ۔ اوپر دیکھا تو گردن تھی وھاں ، لمبی بہت لمبی ۔ اور اوپر دیکھا ، پر وھاں تو ساری گردن ھی گردن تھی ۔ بلیوں نے ھوڑ لگا کر ایک دوسرے سے اوپر دیکھنے کے لئے اپنی اپنی گردنیں اونچی کیں اور دیکھا ، درختوں کی پھننگوں سے اوپر دو سینگ نکلے ھوئے ھیں !

”واہ کیا لمبائی ھے ! بانس کی طرح بڑھتا ھی گیا ! “ سنہرا بلا بولا ۔ ”یہ تو نہیں ھے تمھارا رشتے دار چیتا ؟ “

”یہ لو اور ! “ طنزیہ مسکرایا دھاری دار بلا ۔ ”اس درندے کے ناخون تک تو ھیں نہیں ۔ اور پنجے ھیں کھروں جیسے ! چلو آگے چلتے ھیں ! “

بلیاں روش کے کنارے کنارے چلدیں ۔ دائیں مڑیں ، بائیں مڑیں — دیکھتی کیا ہیں : سامنے جنگلے میں ایک درندہ کھڑا ہے ! کان اٹھے ہیں ، مونچھیں تنی ہیں اور سارا کا سارا دھاریوں سے بھرا پڑا ۔

" یہ ہے وہ ، میرا ماموں چیتا ! "، دھاری دار بلاؤ نے چیخ کر کہا ۔ " یہاں آپ ایک کنارے بیٹھئے اور انتظار کیجئے ۔ میں جا کر سلام کرونگا اور کچھ بات‌چیت بھی کرنی ہے اور بعد میں ، ہو سکتا ہے ، آپ کا تعارف کرادوں ۔ "

کنارے بیٹھکر بلیاں انتظار کرنے لگیں ۔ دھاری دار سیدھا جنگلے کی طرف بڑھ چلا ۔ چلتے ہوئے دل میں کچھ بھاری‌پن محسوس کر رہا تھا : اسے ماموں شکل و صورت سے ذرا زیادہ ہی بڑے اور ہیبتناک لگے ۔ وہ اس کے اور قریب آ گیا ، ڈر کے مارے اس کے پیر من‌من بھر کے ہوگئے تھے ۔ اور چیتے نے اپنی پیلی آنکھیں اس کے اوپر لگا رکھی تھیں ۔

" آداب عرض ہے ، چیتے ماموں "، بڑی مشکل سے بلاؤ یہ کہہ سکا ۔ " میں .. "، اور ڈر کے مارے وہ آگے کچھ نہ بول سکا ۔

اور چیتے نے اپنی دم زمین پر سڑکائی ، اپنا جبڑا کھولا اور بڑے بڑے دانت چمکائے اور اچانک ایسی گونجدار گرج ہوئی کہ وہاں پڑے ہوئے پیپے لنڈھکنے لگے ، بالکل بادل جیسی گرج ، بالکل ...

بلے بلیاں سب بھاگے ، سر پر پاؤں رکھ کر — جتنا تیز بھاگ سکتے تھے ۔ سفید بلی ، سلیٹی بلی اور کالی بلی اپنے کالے بچے کے ساتھ اور سنہرا بلا ، سب سے آگے اور تیزرفتار تھا چیتے کا بھانجا ۔ وہ تو ڈر کے مارے یہ بھی نہیں سن پایا کہ چیتے ماموں نے کہا کیا ۔ اور اس نے تو کل جمع کہا تھا : " آ — آ آ آ — آداب ! "

# گنتی گننے والا ننھا خرگوش

خرگوشوں کی ماں کا گھر بچوں سے بھرا پورا تھا : بچہ خرگوش سب سے بڑا ، اس سے ذرا چھوٹا ، پھر سنجھلا ، سنجھلے سے کچھ چھوٹا ، ننھا خرگوش اور آخر میں سب سے ننھا منا خرگوش -

یہ سارے بچے ویسے ہی تھے جیسے کہ سب ہوتے ہیں - شرط لگا کر دوڑتے کہ کون آگے نکلتا ہے ، کلانٹیں کھاتے ، ایک دوسرے کے اوپر سے چھلانگیں لگاتے - ان میں

صرف سب سے ننھا منا خرگوش ان سب باتوں میں حصہ نہ لیتا۔ بس وہ گنتی گنتا رہتا ، وہ اپنی ماند کے قریب ہی بیٹھتا ، آگے نہ جاتا کیونکہ وہ تھوڑا تھوڑا ڈرپوک تھا ، بس گنتا رہتا۔

ایک دفعہ ایک ہزارپا (کانتر) پاس سے رینگتا ہوا نکلا۔ وہ کسی اہم کام پر جانے کی جلدی میں تھا۔ وہ اپنے پیروں کو جلدی جلدی چلا رہا تھا اور خرگوش کا بچہ گننے میں لگا ہوا تھا :
” ایک پیر ، دوسرا پیر ، تیسرا پیر ...“
ابھی وہ کہہ نہیں پایا تھا ”چو ...“ کہ ہزارپا کے پیروں کے نشان غائب ہو گئے۔

” ہوں ، جانے دو “ ، خرگوش نے سوچا۔ ” یہ ضرورت سے زیادہ تیز چلتا ہے۔ اچھا یہ رہےگا کہ میں کوئی دوسری چیز گننا شروع کر دوں ! “

خرگوش نے اپنے پنجوں پر اچک کر چاروں طرف دیکھا۔ کچھ ہی دور گڈھے میں گھونسلا تھا۔ گھونسلے میں گھاس پر ، پھوس پر ، ملائم پروں پر انڈے پڑے ہوئے تھے۔

" یہ ٹھیک ہے ! " خرگوش خوش ہوگیا۔ " اب ممکن ہے اطمینان سے گننا کیونکہ انڈے تو کہیں بھاگے نہیں جاتے ! "

پہلے تو وہ آرام سے بیٹھ گیا اور شروع کر دیا : " ایک انڈا ، دوسرا انڈا ، تیسرا انڈا ، چو ... " اسی وقت ہوا میں کچھ سنسناہٹ ہوئی ، اور سان لوا، جلدی جلدی پر پھڑپھڑاتی، گھونسلے میں اتر آئی اور انڈوں کو اپنے جسم کے نیچے چھپا لیا۔

" تو یہاں کیا کر رہا ہے ؟ " وہ خرگوش پر چیخ پڑی۔ " تو کیوں میرے انڈوں کو دیکھ رہا تھا ؟ "

" ہاں میں ... یہ میں ... میں چاہتا تھا ... " ہکلا گیا ، ننھا منا خرگوش کھسپسایا کیونکہ تھوڑا تھوڑا ڈرپوک تھا نا۔

" تمھارا یہاں کوئی کام نہیں ہے ، جاؤ جا کر کھیلو " اس نے سختی سے ننھے خرگوش کو حکم دیتے ہوئے چونچ سے انڈوں کو اپنے نیچے کھسکا لیا۔

ننھا خرگوش دور ہٹ گیا ، سر جھکا لیا : اس کا مطلب تھا کہ گننے کے لئے کچھ نہ رہا ۔ دیکھتا ہے ، زمین پر ، سامنے جوتے ہوئے کھیتوں کی لکیروں میں ، گیہوں کے دانے ، بہت سے ، ان گنت پڑے ہیں ۔

معلوم ہوتا ہے بوتے وقت بہت سے دانے بوری سے نکل کر بکھر گئے ۔

"یہ اچھا رہا ، یہاں اب کوئی بھی مجھے پریشان نہیں کرے گا"، خوش ہو کر خرگوش نے سوچا اور لگا جلدی جلدی دانے گننے ۔ صرف چار تک ہی گن پایا تھا کہ اچانک اس کے سر پر کچھ شور ہونے لگا ، کچھ منڈلانے ، پھڑپھڑانے ، چیخنے لگا اور سیدھا اس پر ہی جھپٹ پڑا ، یہ تھا گوریوں کا جھنڈ جو آسمان سے پھٹ پڑا تھا ۔ اس نے لمحے بھر میں دانہ دانہ چگ ڈالا اور پھر - ر - ر - ر ! بس ان کا نام باقی رہ گیا ۔

خرگوش کو بڑا دکھ ہوا ۔ یہاں تک کہ وہ رو پڑا ۔ چل دیا گھر کی طرف ، جا کر اپنی جگہ دیوار کے پاس لیٹ گیا ، لیٹ کر دکھ کے مارے سو گیا ۔

شام کو سارے خرگوش گھر آ گئے : خرگوش کا بچہ سب سے بڑا ، پھر اس سے تھوڑا چھوٹا ، منجھلا خرگوش ، منجھلے سے تھوڑا چھوٹا اور چھوٹا خرگوش ۔ سب نے کھانا کھایا ، آرام کیا اور پھر خوشی سے کھیلنا شروع کر دیا ۔ سب خرگوشوں کی خواہش چھوٹے ننھے منے خرگوش سے کھیلنے کی ہوئی ۔ ایک نے بڑھ کر اس کا کان جھٹک دیا ، دوسرے نے اس کی ٹانگ کھینچ لی ، تیسرے نے اسے گدگدا دیا ، پر منا خرگوش منہ پھولائے رہا ، وہ نہ تو ہلا ڈلا اور نہ منہ سے بولا ۔

"اس کے سونے کا وقت ہو گیا ہے"، خرگوشوں کی ماں نے یہ فیصلہ کیا ۔ اور سارے کام چھوڑ کر اس نے ننھے منے کو گودی میں لیکر لوری دینا شروع کر دی ۔

خرگوش ماں کی آرام‌دہ ، گرم گود
میں جو لیٹا ، تو آنکھیں اپنے آپ بند
ہونے لگیں ۔ اسے ماند کے سوراخ سے
آسمان کا ایک حصہ دکھائی دے رہا
تھا ، نیلا نیلا ، سارا کا سارا ستاروں سے
بھرا ہوا ۔

” ہوں ، اب مجھے کوئی بھی
پریشان کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا “
خرگوش نے فیصلہ کیا ۔ ” ایک ایک
تارا گن ڈالنے کا ! “

اس نے شروع کر دیا : ” ایک تارا
دوسرا تارا ، تیسرا تارا ، چو ... “

” شی ... شی ... شی ! “
خرگوشوں کی ماں نے اپنے خرگوش
بچوں سے کہا : ” خاموش ! ہمارے
ننھے منے خرگوش کی آنکھ ابھی لگی
ہے ... “

ترجمہ : شکنتلا کشواہا
تصویریں از حائکین

© اردو میں ترجمہ۔ دارالاشاعت ترقی۔ ۱۹۷۵ء

Э. Василевская

ТИГРОВ ПЛЕМЯННИК

на языке урду

В $\frac{70801\text{-}193}{014\,(01)\text{-}75}$ 982-75

دارالاشاعت ترقی
ماسکو